ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

۴ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۲۱ صلح ۱۳۲۹ھ | ۲۱ جنوری ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۰ جنوری۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے کل سے بہتر ہے الحمد للہ

ہیٹر اور ریڈائیٹر دفتروں یا گھروں میں استعمال نہ کئے جائیں

لاہور ۲۰ جنوری۔ حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں ہیٹر اور چولھے بجلی کے استعمال کرنے والوں سے خاص طور پر گزارش کی گئی ہے۔ کہ وہ ان کے علاوہ بھی دیگر آلات میں خاصکر بجلی کفایت سے خرچ کریں۔ کیونکہ ایک تو کوئلہ ابھی وافر تعداد میں باہر سے آنا شروع نہیں ہوا۔ دوسرے دریا کے اوپل میں پانی کم ہو جانے کی وجہ سے بجلی بہت محدود ہو پہنچتی ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ ہیٹر اور ریڈائیٹر دفتروں اور گھروں میں استعمال نہ کئے جائیں۔ اور تمام علاقوں میں بجلی کے باقاعدہ پہنچاتے رہنے میں بجلی کے محکمے سے تعاون کریں۔

جماعت لاہور کو اطلاع

لاہور ۲۰ جنوری۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے حسب ذیل اطلاع بغرض اشاعت بھجوائی ہے ہمارے مصری بھائی عبد الحمید صاحب پیر کی صبح کو پاکستان میل سے لاہور پہونچ رہے ہیں گاڑی پونے آٹھ بجے صبح لاہور پہونچتی ہے۔ مرکزی حلقوں کے عہدہ دار اپنے بھائی کا استقبال اسٹیشن پر کریں۔ دوسرے احباب بھی حتی الامکان پہونچنے کی کوشش فرمائیں۔

سندھ کی تمام سیاسی جماعتوں کی نئی ملی جلی وزارت کا اعلان کر دیا گیا

کراچی ۲۰ جنوری۔ آج سندھ کے وزیر اعظم نے سندھ کی تمام سیاسی جماعتوں کی ملی جلی وزارت کے قیام کا اعلان کر دیا۔ اس وزارت میں صرف دو ارکان کی تبدیلی ہوئی ہے۔ یعنی حاجی مولا بخش سمرو اور مسٹر رحیم بخش سمرو کی بجائے اب قاضی فضل اللہ اور آغا غلام نبی پٹھان نئے وزیر ہوں گے۔ واضح رہے کہ اول الذکر دونوں سابق وزیروں نے آج اپنے استعفے داخل کر دیئے ہیں۔ آج گورنمنٹ ہاؤس میں نئی وزارت کے سلسلے میں حلف اٹھانے کے بعد قیام وزارت کا اعلان کرتے ہوئے مسٹر یوسف ہارون نے کہا کہ نئی وزارت صوبے کے بہترین مفادات کے پیش نظر قائم کی گئی ہے۔ اور اس میں صوبے کی تمام سیاسی جماعتوں کو معقول نمائندگی مل گئی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ ہم صوبے کی فلاح و بہبود کے لئے ملکر ٹیم کی طرح کام کریں گے۔

اس نئی وزارت میں وزیر اعظم کے پاس مالیات اور عام نظم و نسق کے قاضی فضل اللہ کے پاس امور داخلہ قانون سازی اور زراعت کے آغا غلام نبی پٹھان کے پاس تعلیم صحت صنعت و حرفت لیبر اور خوراک کے سید میراں محمد شاہ کے پاس تعمیرات عامہ مہاجرین اور برقیات کے اور میر غلام علی تالپور کے پاس مالگذاری اور لوکل سیلف گورنمنٹ کے شعبے ہوں گے۔

ابتدائی اور ثانوی سکولوں میں مسلمان طلباء کو قرآن شریف پڑھانے کا انتظام

مغربی پنجاب کے محکمہ تعلیم کا مستحسن فیصلہ

لاہور ۲۰ جنوری۔ حکومت مغربی پنجاب کے محکمہ تعلیم نے ابتدائی اور ثانوی سکولوں میں مسلمان طلبا کو قرآن شریف پڑھانے کا جلد از جلد انتظام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صبح کے اجتماع میں جبکہ سکول کے تمام لڑکے قرآن پاک کی چند آیات پڑھ کر سنائیں گے۔ قرآنی تعلیم کے لئے دس منٹ کا وقفہ مخصوص کیا جائے گا۔ اس بارے میں مغربی پنجاب کے سکولوں کے ڈویژنل انسپکٹروں اور انسپکٹریسوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں توقع ہے کہ اگر قرآن حکیم اکٹھے ملکر پڑھیں۔ تو وہ طالب علم جو عربی زبان سے ناواقف ہیں عملی طور پر قرآن مجید صحت لفظ سے پڑھنے کے قابل ہو جائیں گے۔ لفظی ترجمہ کے بعد بامحاورہ ترجمہ کرایا جائے جب استاد یہ محسوس کرے کہ اس کے شاگرد قرآن کے لفظی اور بامحاورہ ترجمہ سے واقف ہو گئے ہیں۔ تو اسے چند موزوں اور موثر جملوں میں لڑکوں کے دلوں پر پڑھے ہوئے حصہ قرآن کا ملخص اور مطلب واضح کر دینا چاہیئے صبح کے اجتماع میں قرآن حکیم سے منتخب کی جانے والی آیات اسلام کے بنیادی اصولوں اور اسلامی اخلاقیات اور آداب سے متعلق ہونی چاہئیں۔ ان اسباق میں خاص خاص موضوعات کے متعلق عنقریب علیحدہ ہدایات جاری کی جائیں گی۔ اس اثنا میں تعلیمی اداروں کے اعلےٰ افسروں کو کہا گیا ہے۔ کہ مجوزہ طریق پر قرآنی آیات کا نمایاں شان انتخاب ان کے اداروں میں عربی پڑھانے والے اساتذہ اور مذہبی تعلیم میں دلچسپی رکھنے والے عملہ کے دیگر اراکین کے مشورہ سے کیا جائے

مسئلہ کشمیر پر بحث غیر معین عرصہ کیلئے ملتوی

کراچی ۲۰ جنوری۔ خبر ملی ہے کہ سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث ایک غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہو گئی ہے۔ بی بی سی کے نامہ نگار نے اس التوا کی وجہ بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ چونکہ پاکستان اور ہندوستان دونوں حکومتوں نے چین کی عوامی جمہوریہ کو تسلیم کر لیا ہے لہذا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں اس حق میں ہیں کہ آئندہ سلامتی کونسل کے صدر کی تبدیلی کا انتظار کریں۔

فخر کل امام رسل ہادی سبل صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ کی شان اقدس میں

احراری اخبار آزاد کے نازیبا کلمات

اخبار "آزاد" اشاعت ۱۲ جنوری میں پہلے صفحہ پر سیالکوٹ کے ہنگامہ کے متعلق خبر جلی عنوانات کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ جس میں لکھا گیا ہے کہ مولوی ابو العطاء صاحب نے نعوذ باللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق گستاخانہ الفاظ کہے تھے۔ اور وہ خود ساختہ الفاظ بھی درج کئے ہیں۔ جن کو ہم الفضل میں نقل کرنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ چونکہ یہ الفاظ مولانا ابو العطاء صاحب نے ہرگز نہیں کہے۔ اور نہ کوئی احمدی ایسے الفاظ کہہ سکتا ہے۔ اس لئے صریحاً ماننا پڑے گا۔ کہ یہ الفاظ آزاد اخبار احراریوں کے آرگن نے خود کہے ہیں۔ جس نے یہ الفاظ گھڑے ہیں

ہم حضرت ختمی مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسے گستاخانہ الفاظ گھڑنے والے اور شائع کرنے والے پر صد ہزار لعنت بھیجتے ہیں۔ اور حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ "آزاد" کے اس پرچہ کو ضبط کرے کیونکہ یہ الفاظ ہر مسلمان کی سخت دلآزاری کا باعث ہیں۔

(ادارہ)

سنگین جرائم میں بتدریج کمی

لاہور ۲۰ جنوری۔ مغربی پنجاب کے ماہ نومبر کے اعداد جرائم سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ صوبہ میں سنگین جرائم کے وقوعات میں بتدریج کمی ہو رہی ہے۔ گزشتہ نومبر ۱۹۴۸ء میں قتل کی ۸۷ ڈکیتی ۲۵ اور نقب زنی کی ۸۱۶ وارداتیں ہوئیں اس کے مقابلے میں ۱۹۴۹ء کے ماہ نومبر میں قتل کی ۷۹ ڈکیتی کی ۹ اور نقب زنی کی ۶۴۲ وارداتیں ہوئیں۔ ماہ نومبر ۱۹۴۸ء میں کل ۳۷۷۷ جرائم کی رپورٹ کی گئی۔ لیکن اسکے مقابلے میں نومبر ۱۹۴۹ء ۳۶۶۶ جرائم کی رپورٹ ہوئی۔

(سرکاری اطلاع)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھو الناصر

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

نوجوانانِ جماعت — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحریک جدید کے دفتر دوم کی مضبوطی کا کام اس سال میں نے خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا ہے۔ بعض مجالس کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر جگہ کے خدام سرگرم کوشش کر کے دفتر دوم کے وعدوں کو اس سال پانچ لاکھ تک لے جائیں۔ اس کے لئے ۵ فروری ۱۹۵۰ء کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ اس دن ہر شہر اور گاؤں میں جلسے کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کی اہمیت واضح کی جائے۔ اور اس کے بعد خدام گھر بہ گھر پھر کر نئے سال کے وعدے لیں۔ اور یہ تسلی کریں۔ کہ ان کے شہر میں کوئی ایسا نوجوان باقی نہ رہے۔ جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دوم میں شامل نہ ہو۔

چندہ کی شرح میں بھی کچھ رعایت کر دیتا ہوں۔ آئندہ دفتر دوم کا کم از کم وعدہ ماہوار آمد کے ۲۰ فیصدی کے برابر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پانچ روپے سے کم کوئی وعدہ نہ ہونا چاہئیے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور اس مہم میں آپ کو کامیاب کرے والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۸ جنوری ۱۹۵۰ء

جماعت احمدیہ دولمیال ضلع جہلم	۴	صوفی خدا بخش صاحب زیروی ربوہ	۱۵
جماعت احمدیہ چک ۲۲ اوکاڑہ	۳	قاضی عبد الرحمٰن صاحب نظارت علیا ربوہ	۱
جماعت احمدیہ لائل پور	۲۳	جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں	۶
چوہدری عبد الحمید صاحب عارف گڑھی شاہو لاہور	۲	جماعت احمدیہ 565 گ۔ب لائل پور	۱۵
جماعت احمدیہ رسالپور چھاؤنی	۶	جماعت احمدیہ ڈگری سندھ	۶
جماعت احمدیہ ککرالی	۱	جماعت احمدیہ کنال ڈیرہ سندھ	۱
جماعت احمدیہ سیالکوٹ	۴		

جزاھم اللہ احسن الجزا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:-

"ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول میں حصہ لے رہا ہے وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا بلکہ کم سے کم ایک آدمی ایسا تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصہ لے ..... ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہئیے کہ وہ دفتر دوم کے لئے کم از کم ایک آدمی تیار کرے۔ ورنہ روحانی لحاظ وہ بے نسل سمجھا جائے گا اور دین کی اشاعت کا کام جو اس نے شروع کیا تھا وہ اسی کی ذات کے ساتھ منقطع ہو جائے گا۔"

حضور کی اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے جن مخلصین نے دفتر دوم کیلئے ایک یا ایک سے زائد مجاہد دفتر دوم کیلئے دئیے ہیں ان کی فہرست شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ امید ہے دفتر اول کے دوسرے دوست بھی اپنے عزیزوں، رشتہ داروں، دوستوں، اپنے واقفوں اور بیگانوں میں دفتر دوم میں شمولیت کی تحریک پورے زور کے ساتھ فرمائیں گے اور ایسے دوستوں کے وعدوں کی فہرست حضرت اقدس کے حضور جلد سے جلد روانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ وہ تمام دوست جو ایک یا ایک سے زائد مجاہد دفتر دوم کیلئے دیں گے ان کے نام انشاء اللہ تعالیٰ ۱۰ فروری کو حضور کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کئے جائیں گے۔ نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ملک عطا محمد صاحب چابکے چیمہ	۸	چوہدری محمد حسن صاحب کوٹ رحمت خاں	۱
محمد حنیف صاحب کوہ مری	۳	الہ بخش صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۱
میاں محمد منیر صاحب دنیا پور	۶	منشی محکم الدین صاحب باڈہ لاڑکانہ سندھ	۱
جماعت احمدیہ کوٹ مومن سرگودھا	۲	جماعت احمدیہ جھول بہاولپور	۱
میاں منظور حسین صاحب سانگلہ ہل	۴	میاں محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ	۴
مولوی عبد الرحمٰن صاحب گوکھووال	۱	قاضی محمد منیر صاحب ماڈل ٹاؤن	۲
چوہدری حاکم علی صاحب اوکاڑہ	۲	مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر جماعت احمدیہ قادیان	۱۶
فضل دین احمد صاحب بنگوی	۱		
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب چک ۹۶	۲		

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۱۲ر جنوری سنہ ۵۰ء

پیچ در پیچ سادہ سی بات

الفضل کے ان کالموں میں ہم نے کئی ایک بار اپنے معترضین کرام کی توجہ اس امر کی طرف دلائی ہے۔ کہ احمدی اپنے آپ کو احمدی کہلانا پسند کرتے ہیں۔ اور قادیانی یا مرزائی کہلانا پسند نہیں کرتے۔ اور یہ اسلامی اخلاق نہیں۔ کہ کسی کو ایسے نام سے پکارا جائے جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ دین میں اعتقادی اختلاف کوئی ایسی چیز نہیں۔ کہ ان اسلامی اخلاق سے دست برداری دے دے۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ بعض معاصرین نے ہماری اس بات کو سنا اور گاہے بگاہے اپنی تحریروں میں بجائے قادیانی یا مرزائی لکھنے کے احمدی بھی لکھنے لگے ہیں۔ اگر محبت کا سب سے اونچا نقارہ بجانے والوں کے بلند بانگ دعاوی کو دیکھا جائے۔ تو سب سے پہلے اور سو فیصدی اپنا رویہ بدلنے کا جس معاصر سے ہمیں توقع ہونی چاہیئے تھی۔ وہ تحریک اقامت دین کے نقیب و داعی "کوثر" سے ہونی چاہیئے تھی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس نے ہماری بابت سنی ان سنی کئے رکھی۔

آج ہم نے پھر اس کا ذکر اس لئے کیا ہے۔ کہ جس معاملہ کے متعلق ہم لکھنا چاہتے ہیں۔ اس کا لفظ "قادیانی" سے کچھ تعلق ہے۔ قادیانی اس کو کہتے ہیں۔ جو قادیان کا رہنے والا ہو۔ جس طرح لاہوری۔ مکی۔ مدنی یا اور اس قسم کے الفاظ ہیں۔ محض اس لئے کہ کوئی شخص کسی مقام کو مقدس سمجھتا ہو۔ اسے اس مقام کے نام سے نسبت نہیں دی جاتی۔ مثلاً ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام "قادیانی" تھے۔ لیکن ہر ایک احمدی کو "قادیانی" کہنا اور خاص کر احمدیوں کی تحقیر کے پیش نظر تو کسی طرح اسلامی اخلاق نہیں کہلا سکتا۔ سارے "قادیانی" احمدی ہو سکتے ہیں۔ لیکن سارے احمدی ضروری نہیں کہ "قادیانی" ہوں۔ بالفاظ دیگر "قادیانی" کوئی مذہبی نسبت نہیں ہے۔ جس طرح کہ مدنی یا مکی یا اجمیری کوئی مذہبی نسبت نہیں۔ جو لوگ اسلام پر ایمان رکھتے ہیں۔ مذہبی نسبت سے ان کو مسلم کہا جائیگا۔ انہیں مکی یا مدنی نہیں کہا جائے گا مگر جماعت ہی کی تخصیص ہو سکتی ہے۔

ہمارے محترم مدیر "کوثر" تمام احمدیوں کو خواہ وہ پاکستان کے رہنے والے ہوں۔ قادیانی کہہ کر خود بھی مغالطہ میں پڑتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی مغالطہ میں ڈالتے ہیں۔ ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں عرض کیا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو پیغام مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے ذریعہ اہالیان "قادیان کو پہنچایا تھا۔ اس کا مطلب صرف یہ تھا۔ کہ تمام احمدی "قادیان جانے کے لئے اسی طرح بے تاب ہیں۔ جس طرح مثلاً تمام مسلمان یا انکی اکثریت اجمیر شریف۔ مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ وغیرہ مقامات مقدسہ میں جانے کے لئے بے تاب ہیں۔ اور بے تابی میں پڑھتے رہتے ہیں ؎

میرے مولا بلا لو مدینے مجھے

ہمارے خیال میں یہ ایک سیدھی سی بات ہے۔ جو ہر انسان سمجھ سکتا ہے۔ مگر "کوثر" کے مدیر محترم مصر ہیں۔ کہ یہ بات سیدھی سی نہیں ہے۔ بلکہ جو وہ کہتے ہیں۔ وہ سادہ سی بات ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک بالکل سادہ سی بات تھی۔ مگر اس کے جواب میں "الفضل" نے جو کچھ لکھا ہے۔ افسوس ہے کہ وہ اس سادہ سی بات کا جواب نہیں بلکہ ٹال مٹول اور گریز کا ایک عامۃ الورود قادیانی مظاہرہ ہے۔ اس کے جواب میں الفضل صرف قادیان جانے کے لئے قادیانی جماعت کے ذوق و شوق کا تذکرہ کر کے رہ گیا ہے۔ حالانکہ اصل سوال ... اس ذوق و شوق کا نہیں بلکہ اس کا ہے۔ کہ جب اس ذوق و شوق کی تکمیل ہوگی۔ تو قادیانی جماعت کا رویہ کیا ہوگا۔ ......

ایک مثال سے اس کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ فرض کیجئے۔ قادیانی جماعت کو قادیان جانے کی اجازت مل جاتی ہے۔ سر ظفر اللہ خاں۔ مرزا بشیر الدین محمود۔ میجر جنرل نذیر اور حکومت پاکستان کے تمام قادیانی ملازمین اپنے ذوق و شوق کی وجہ سے ہندوستان چلے جاتے ہیں اب وہ حکومت ہند کے وفادار ہوں گے۔ حکومت ہند میجر جنرل نذیر کو کشمیر کے محاذ پر۔ سر ظفر اللہ خاں کو یو۔ این۔ او میں اور پاکستانی سفارت خانوں کے قادیانی ملازمین کو ہندوستانی سفارت خانوں میں تعینات کر دیتی ہے۔ فرمایئے ان کی قادیانی دینداری کا تقاضا کیا ہوگا۔ کیا یہ نہیں۔ کہ وہ اپنی صلاحیتوں اور اپنی معلومات کو پوری طرح ہندوستان کے حق میں استعمال کریں۔ اور کیا یہ لوگ پاکستان کے لئے غیر معمولی طور پر نقصان کا باعث نہیں ہوں گے۔"

(سہ روزہ "کوثر" لاہور ۲۱ر جنوری سنہ ۵۰ء)

مدیر محترم اپنی اس تمام پیچ در پیچ سادہ سی بات کی بنیاد "فرض کیجئے" کے ریگ زار پر رکھ کر پوچھتے ہیں۔ کہ "اس اشکال کا جواب دیجئے۔" اب ہم مولانا سے عرض کرتے ہیں۔ اگر "فرض کیجئے" ہی سے آپکی پیچ در پیچ بات سادہ سی رہ جاتی ہے۔ تو پھر فرض کیجئے۔ کہ خان لیاقت علی خاں۔ خواجہ ناظم الدین حتیٰ کہ حکومت کے تمام افسر خواہ فوجی ہوں یا دوسرے بے تاب ہو کر اجمیر شریف تشریف لے جائیں۔ تو پاکستان کا کیا بنے گا۔ اس اشکال کا جواب دیجئے۔

مولانا احمدیت دشمنی بہت بری بلا ہے۔ آپ لفظ "قادیانی" کو "احمدی" کے معنے میں استعمال کر کے خود بھی فریب کھاتے ہیں۔ اور دنیا کو بھی فریب دینا چاہتے ہیں۔ سر ظفر اللہ خاں میجر جنرل نذیر احمد اور حکومت پاکستان کے تمام دوسرے احمدی ملازمین باوجود قادیان جانے کے لئے بیتاب ہونے کے خالص پاکستانی ہیں۔ اور پاکستانی ہی رہیں گے۔ اسی طرح جس طرح حکومت کے بڑے بڑے عہدیدار اور تمام ملازمین باوجود اجمیر شریف جانے کے لئے بیتاب ہونے کے پاکستانی ہیں اور پاکستانی رہیں گے۔ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کسی حکومت کے ملازم نہیں۔

مولانا۔ قادیان ایک شہر کا نام ہے۔ اور ہماری انتہائی خواہش ہے۔ کہ چونکہ وہ ہمارا مقدس مقام ہے۔ چونکہ اس کا ذرہ ذرہ ہمارے لئے پیغام زندگی رکھتا ہے۔ وہ ہمارے قبضہ میں آجائے۔ ہم آپکے مودودی صاحب کی طرح اتنے بے وفا نہیں ہیں۔ کہ اپنے مرکز پٹھانکوٹ سے نکالے گئے۔ تو اسکو بس بھول ہی گئے۔ زندہ قومیں اپنے مرکز کو بھلایا نہیں کرتیں۔ اگر وہ ان کے ہاتھ سے نکل جائے۔ تو وہ اسکو واپس لینے کے لئے اپنا انتہائی زور خرچ کر دیتی ہیں۔ اور آخر اسی طرح کامیاب ہوتی ہیں۔ جس طرح مہاجرین صحابہ کرامؓ مکہ معظمہ کو واپس لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اسی طرح ہمارا پختہ ارادہ اور کامل اعتقاد ہے۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ ہم ایک نہ ایک دن ضرور قادیان واپس لیں گے۔ ہم زمین کے پہاڑوں۔ دریاؤں صحراؤں اور آسمان کے سورج۔ چاند اور ستاروں کے سامنے علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ہم انشاء اللہ جلد یا بدیر ضرور قادیان اپنے مقدس مقام کو پائیں گے خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ آپ اس سے جو پیچ در پیچ سادہ سی باتیں پیدا کریں۔ ہمیں اسکی کچھ بھی پرواہ نہیں ہے جس طرح ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ ہم قادیان ضرور واپس لیں گے اسی طرح ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ آپ کا باطل حق کے سامنے سے شکست کھا کر بھاگے گا۔ اور آپ کی صالحیت کا پردہ چاک ہو کر رہے گا۔ دیکھ لیجئے۔ آپ کے مرکز پٹھانکوٹ میں مودودی صاحب کا ایک بھی نمائندہ موجود نہیں ہے۔ انہوں نے نہایت بے وفاؤں کی طرح اس سرزمین کو بھلا دیا ہے۔ جس نے انہیں کئی سال تک کے لئے اپنی پناہ دی تھی۔ لیکن ہم ایسی بے وفائی نہیں کر سکتے۔ احمدیت کے ۳۱۳ جانباز درویش اب بھی مسجد اقصیٰ کے مینار سے بلائی نعرہ اللہ اکبر اللہ اکبر پانچ دفعہ بلند کر رہے ہیں۔ اس لئے اقبال سے معذرت کے ساتھ ؎

چشم بر روئے ماکشا باز بخویشتن نگر

(۲)

باوجود اس کے کہ ہمیں ذاتی طور پر مودودی صاحب کی "ناحق خود آوردہ" مصیبت پر ان سے بے حد ہمدردی ہے۔ ہم آپ کے اس فعل کو مذہباً اس سے ذرا بھی زیادہ وقعت دینے کے لئے تیار نہیں جتنی وقعت ہم ان لوگوں کی مصیبت کو دیتے ہیں۔ جن کو حکومتیں اس ڈر سے نظر بند کرتی ہیں۔ کہ وہ ملک میں فتنہ و فساد کا باعث ہوں گے۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے۔ حکومت پاکستان کو مودودی صاحب سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بلکہ اس نے قرارداد پاس کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ پاکستان میں اسلامی شریعت نافذ کرنا چاہتی ہے۔ مگر مودودی صاحب کے خطرناک طریق کار سے غیر اسلامی ہی نہیں بلکہ کھلا کھلا فاشی ہے ہے۔ اور اس لحاظ سے وہ ان کو اتنا خطرناک ہے۔ کہ بقول خود مدیر "کوثر" اس نے بعض لوگوں ہیبس کارپس کا نام سنتے ہی رہا کر دیا۔ مگر مودودی کی متعلقہ ایسی درخواست کو مسترد کر دیا۔ میعاد کی توسیع کرتی رہی ہے۔

بعض بزرگان دین کے واقعات پڑھ کر آپ کو حق کا مجاہد نہیں مان لیا جائے گا۔ الٹا تو یہ ہے کہ ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود خلافت کے دعویدار تھے۔ کیا مودودی صاحب کا بھی یہ دعویٰ ہے؟ حضرات امام احمد حنبل اور شیخ سرہندی علیہم الرحمۃ کو حکومت کے خلاف کوئی مطالبہ نہ تھا۔ انہوں نے قطعاً حکومت وقت سے ایسا مطالبہ نہیں کیا تھا۔ اور نہ لوگوں کو اکسایا کہ ایسے مطالبات کریں۔ اور قیادت کا تختہ دیں۔ وہ اس امر کو خلاف اسلام سمجھتے تھے بالکل ہے۔ کہ حکومتوں نے عقیدے کے اختلاف رائے کی بناء پر ان کے ساتھ سختی کی تھی۔ جو اسلام و انسانیت تھی۔ اسی طرح جس طرح افغانستان نے کئی احمدیوں کو محض عقیدے کی وجہ سے سنگسار کیا تھا۔ اور ہندوستان کے علماء نے اس کے لئے وجہ جواز بھی پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور مودودی صاحب کی طرح قرآن کریم کی معنوی چند روایات کی غلط توجیہہ کر کے "قتل مرتد" کے فتوے بھی صادر کئے تھے۔ ایسا تو سیاسی ملا علمائے سو حکومتوں سے ہمیشہ کرواتے آئے ہیں۔

مگر ہمیں افسوس سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ مودودی صاحب ان علمائے حق کے واقعات سے بالکل الگ نوعیت پاکستان کی حکومت مودودی صاحب سے مذہبی اختلاف کی وجہ سے بدظن نہیں ہے۔ لیکن انکی غیر اسلامی کو وہ قطعاً برداشت نہیں کر سکتی۔ رہا مقدمہ چلانے کو اختیار ہے۔ کہ اگر اسکو ڈر ہو۔ کہ مقدمہ چلانے سے اس زنار کی کا باب اور بھی کھلے گا۔ جس کو وہ چاہتی ہے۔ تو مقدمہ چلائے بغیر نظر بند کر سکے یہ ہر حکومت کا دستوری اور ذاتی حق ہے۔ کیا ایکٹ ہو یا نہ ہو۔ مولانا ہمیں واقعی مودودی صاحب سے از حد ہمدردی ہے۔ اور ہم دل سے چاہتے ہیں۔ کہ حکومت پر اعتماد کر کے ان کو جلد از جلد آزاد کر دے۔ لیکن ساتھ ہی ہم اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ مودودی صاحب کو اسلام کا صحیح فہم عطا فرمائے۔ کیونکہ ان کا

؎ یقیناً اسلام کے نام پر داغ ہے۔ جو انہوں نے آیات الٰہی کے پورے ماحول سے چند ٹکڑے علیحدہ کر کے خود بنایا ہے (باقی)

تقریر حضرت مفتی محمد صادق صاحب بہ تقریب جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۹ء

حمد و ثنا ہے اس کو جو ذات جاودانی (۳) ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی میں میں امریکہ اور یورپ کے اخباروں اور رسالوں میں مضامین لکھنے والے لوگوں کے ساتھ تبلیغی خط و کتابت کرتا اور ان کے خط حضرت صاحب کی خدمت میں نماز مغرب کے بعد کی مجلس عرفان میں پیش کیا کرتا۔ ان میں سے بعض کو اللہ تعالیٰ نے قبول اسلام کی توفیق دی۔ ایسے ہی لوگوں میں ایک لیڈی بنام آنٹ روز تھیں جن کو ہمارے دوست ماسی گلاب کے نام سے یاد کیا کرتے تھے ماسی گلاب نے ایک دفعہ گلاب کے پھول بھیجے جو میں نے حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ تو حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بذریعہ وحی ہم کو بتلایا ہے کہ لوگ دور دور سے تیرے لئے تحائف لائیں گے۔ اس پیشگوئی کے پورا کرنے والے یہ پھول بھی ہیں۔ ان کو محفوظ رکھیں۔

حضور کی اولاد شعائر اللہ میں داخل ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جب بہت چھوٹے تین چار سال کی عمر کے تھے تو ایک دفعہ ایک خادمہ ان کو اٹھائے ہوئے پھرتی تھی۔ تو ملک غلام حسین صاحب نے جو اس وقت باورچی تھے۔ اس خادمہ کو کسی وجہ سے ناراض ہو کر ایک تھپڑ مار دیا تو وہ خادمہ روتی ہوئی اندر چلی گئی۔ حضور کو جب اسباب کی خبر ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ جس وقت خادمہ نے شریف احمد کو اٹھایا ہوا تھا۔ غلام حسین کو نہیں چاہیے تھا کہ اس کو مارتا۔ کیونکہ ہماری اولاد شعائر اللہ میں داخل ہے۔ اسواسطے ان کی تعظیم ضروری ہے۔

بچوں کے خواب

بچوں کے خواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام محفوظ کر لیتے تھے اور ان میں جو اشارہ ہو اس پر عمل کرتے تھے۔ میں نے خود حضرت مسیح موعود کے ہاتھ کے لکھے ہوئے چند خواب ملاحظہ کئے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب مصلح موعود نے اپنے بچپن کے زمانہ میں دیکھے اور حضور کو سنائے اور حضور نے لکھ لئے۔

ایسا ہی میرے بیٹے حکیم مفتی محمد منظور نے جب وہ نو سال کی عمر کا تھا۔ قادیان میں خواب دیکھا کہ بعض عورتیں بلاؤں کی شکل میں ہیں اور قادیان پر حملہ کرنا چاہتی ہیں مگر صدقہ اور قربانی سے وہ بلائیں ٹل سکتی ہیں۔ جب عزیز کا یہ خواب حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ تو حضور نے کئی بکرے منگوا کر قربانی کی اور گوشت مساکین میں تقسیم کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قادیان کو محفوظ رکھ لیا

مفتی محمد منظور مرحوم

میرے بڑے بیٹے عزیز مفتی محمد منظور کا ذکر آگیا ہے۔ تو اس کے متعلق میں یہ بھی بیان کر دیتا ہوں کہ عزیز کشمیر میں تھا۔ جب کہ سیاسی انقلاب شروع ہوئے اور راستے بند ہو گئے اور عزیز صرف ایک دن بیمار رہا اور قے ہوتی رہی اور فوت ہو گیا۔ عزیز ایک نیک اور مخلص احمدی تھا۔ عیسائیوں کے رد میں اس نے ایک کتاب بھی تصنیف کی تھی۔ جو بہت مقبول ہوئی۔ اس کا پیشہ حکمت تھا۔ اکثر علاج مفت کرتا تھا۔ وفات کے وقت عمر قریباً ۵۳ سال تھی احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے۔ اور جنت میں بلند جگہ دے اس کے دو بچے ایک لڑکا ایک لڑکی پسر دو خورد سال ابھی تک کشمیر میں ہیں کوشش ہو رہی ہے، کہ وہ پاکستان آجائیں۔

تبلیغ بذریعہ فونوگراف

قادیان کے ہندو گو مذہباً مخالف تھے۔ مگر اپنی دنیوی ضرورتوں کے واسطے حضور کے دروازے پر اکثر آتے رہتے۔ کبھی کوئی دوائی لے جاتے کبھی کوئی مشورہ کرنے آتے۔ حضور ان کے حال پر مہربانی کرتے اور ان کی امداد کرتے اور ان کی مخالفتوں پر چشم پوشی کرتے۔ جب قادیان میں پہلے پہل حضرت نواب محمد علی خاں صاحب نے فونوگراف کی مشین منگوائی۔ جس میں آواز بھری جاتی اور سنائی جاتی تھی۔ تو قادیان کے ہندو ایک دن حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور درخواست کی کہ انہیں فونوگراف سنایا جائے حضور نے ایک دن ان کے واسطے مقرر کیا۔ کہ فلاں دن آنا۔ فونوگراف سن لینا اور حضور نے خاص اس دن کے لئے ایک نظم طیار کی۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے

آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کو فرمایا کہ یہ نظم فونوگراف میں بھر ائیں حضرت مولوی صاحب مرحوم بڑے خوش الحان تھے انہوں نے یہ نظم فونوگراف میں بھر دی۔ (اس وقت ابھی گراموفون ایجاد نہ ہوا تھا) اور مقررہ دن سب ہندوؤں نے سنی۔ اس طرح ان کو بھی تبلیغ ہو گئی۔ حضور اس قسم کی تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔

اس زمانہ کے پیر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک دفعہ اس زمانہ کے پیروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک پیر نے اپنے ایک مرید کو ایک وظیفہ بتلایا کہ اس وظیفہ کے پڑھنے سے تمام مقاصد خود بخود حاصل ہوتے رہیں گے مگر شرط یہ ہے کہ اس وظیفہ کے پڑھنے کے وقت بندر کا خیال تمہارے دل میں نہ آئے اگر بندر کا خیال آگیا۔ تو پھر اس وظیفہ کا عمل ضائع ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ سے ہمارے دعوئی کا ثبوت ایسا روشن اور ظاہر ہے کہ شاید ہم سے بغض رکھنے والے مولوی سورۃ فاتحہ کو پڑھنا ہی چھوڑ دیں کیونکہ اس کے پڑھنے سے ضرور یہ خیال دل میں آجاتا ہے کہ اس امت میں ایسے لوگوں کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ جن پر اللہ تعالیٰ کے انعام ہوئے اور انہی میں انبیاء اور مسیح موعود کا بھی شامل ہے۔ بعض اندھے ہو کر ایسی حرکتیں کر بیٹھتے ہیں۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی فرمایا کرتے ہیں کہ ہمارے دادا کا نام شیخ محمد ابراہیم تھا۔ ایک شخص کو ان کے ساتھ ایسی دشمنی ہو گئی کہ اس نے اپنی نماز میں درود شریف میں ابراہیم کا لفظ پڑھنا بھی ترک کر دیا۔

خدائی تصرف

ایک دفعہ میں نے لاہور کی پبلک لائبریری میں ایک کتاب دیکھی جس میں لکھا تھا کہ "سسلی" کے ملک میں ایک گرجا ہے۔ جس کا نام ہے یوز آسف کا گرجا۔ میں نے قادیان پہنچکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں اس امر کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے اس امر کی تائید ہوتی ہے۔ کہ یوز آسف حضرت عیسیٰ کا ہی دوسرا نام ہے، اسکے کچھ عرصہ بعد مجھے کسی کام کے لئے لاہور آنے کی ضرورت ہوئی تو حضور نے مجھے فرمایا کہ وہ کتاب جس میں لکھا ہے کہ یوز آسف کے نام کا ایک گرجا سسلی میں ہے آپ وہ کتاب لاہور سے لے آئیں۔ میں اس وقت پنجاب کی پبلک لائبریری کا ممبر تھا اور وہاں سے کتاب لا سکتا تھا لیکن مجھے کتاب کا نام بھول گیا تھا اور اس کا نمبر بھی یاد نہ تھا۔ پھر بھی میں نے لاہور جا کر کوشش کی کہ وہ کتاب مل جائے لیکن نہ مل سکی اور واپس قادیان جا کر میں نے حضور کی خدمت میں معذرت کی کہ مجھے کتاب کا نام یاد نہیں رہا اسواسطے کتاب نہیں مل سکی۔ چند روز کے بعد حضور نے مجھے فرمایا مفتی صاحب میں ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔ جس میں اس کتاب کا حوالہ درج کرنا بھی ضروری ہے۔ آپ لاہور جا کر وہ کتاب لے آئیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے اس کتاب کا نام اور نمبر کچھ یاد نہیں اور میں جب پیچھے لاہور گیا تھا تو بہت تلاش کی مگر کتاب نہ ملی۔ حضور نے فرمایا کہ پہلے تو آپ کسی اور کام کے لئے لاہور گئے تھے اب خاص طور پر صرف اسی کام کی تعمیل میں لاہور چلا گیا۔ لیکن دل میں خائف تھا کہ کتاب نہیں مل سکے گی۔ جب میں لائبریری کے مکان پر پہنچا تو وہاں اس کے باہر کے صحن میں جو چھوٹا سا باغیچہ ہے۔ اس میں ایک نلکہ سے پانی بہہ رہا تھا میں نے سوچا کہ کتاب کا نام تو معلوم نہیں۔ اندر جا کر ٹکریں ہی مارنی ہیں۔ یہاں وضو کر کے خدا کے آگے ہی ٹکریں ماروں تو شاید کتاب مل جائے۔ پس میں نے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ کتاب مل جائے۔ دعا کر کے میں لائبریری کے اندر داخل ہوا اور پہلے ہی کمرے میں جہاں لائبریرین بیٹھتا ہے اس کی میز پر جا کر کھڑا ہوا تو لائبریرین کہیں اندر تھا۔ میں منتظر ہو کر انتظار کرنے لگا کہ وہ آئے تو اس سے ذکر کروں اسکی میز پر ایک کتاب پڑی تھی وہ میں اٹھا کر دیکھنے لگا اور اس کو کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی مطلوبہ کتاب اور وہی صفحہ ہے۔ جس کا حوالہ لینا مطلوب تھا اتنے میں لائبریرین بھی آگیا۔ میں نے اس سے ذکر کیا کہ یہی وہ کتاب ہے۔ جس کی میں پہلے بھی تلاش کرنے آیا تھا۔ آج اتفاق سے یہاں آپ کی میز پر پڑی ہے اس نے کہا یہ کتاب باہر گئی ہوئی تھی آج ہی ابھی واپس آئی ہے اور آپ ایسے وقت آگئے کہ کتاب یہاں موجود ہے اگر آپ چند منٹ پہلے یا پیچھے آتے تو یہ کتاب یہاں نہ ہوتی۔ پس میں خدا تعالیٰ کے اس تصرف پر خوش ہوتا ہوا اور شکر کرتا ہوا کتاب لے کر قادیان چلا گیا اور حضور نے اپنی کتاب زیر تصنیف میں اس کا حوالہ درج کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔

اعتراض کیسا؟

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

سیالکوٹ۔ منٹگمری اور بعض دیگر مقامات پر احراری لیڈروں نے اپنی کانفرنسوں میں جماعت احمدیہ پر طعنہ زن ہوتے ہوئے کہا ہے کہ یہ لوگ انگریزی حکومت کی اطاعت کرتے بلکہ اس کی تعریف و توصیف کے پل باندھتے رہے ہیں اور اس جماعت کے بانی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے جہاد کی اس زمانہ میں جو مخالفت کی ہے وہ بھی دراصل انگریزی سلطنت سے مرعوب ہو کر کی ہے ورنہ اگر یہ مامور الٰہی ہوتے تو اس حکومت سے جہاد کرتے۔

یہ اور اس قسم کے دیگر اعتراضات درحقیقت قرآن مجید اور مذہبی تاریخ سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اگر احراری لیڈر صحف آسمانی اور دیگر مذہبی کتب اور تواریخ سے آشنا ہوتے تو اس قسم کے فرسودہ اعتراضات کرنے کی انہیں جرأت نہ ہوتی۔

یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کسی حکومت سے مرعوب ہو کر اس کی اطاعت نہیں کرتی اور نہ اس سے جہاد کرتی ہے بلکہ حقیقت الامر یہ ہے کہ جماعت احمدیہ قرآن مجید و احادیث نبویہ کی روشنی میں انصاف حکومت کی جو دینی احکامات اور رسوم میں رخنہ اندازی نہ کرے اطاعت کرنا اور اس سے جہاد نہ کرنا مذہبی عقیدہ خیال کرتی ہے۔

معترضہ امر ونہ میں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر انگریزی حکومت کی اطاعت کرنا اسلامی تعلیم کے منافی تھا تو دیگر مسلمان کیوں اس کی اطاعت کرتے اور ایسی حکومت کے حق میں کیوں مدح سرا کرتے رہے

چنانچہ مولوی ظفر علی خانصاحب اپنے اخبار زمیندار میں رقمطراز ہیں کہ:۔

"ہمیں ہمارا پاک مذہب بادشاہ وقت کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ ہم کو سرکار انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں ہر قسم کی دینی اور دنیوی برکتیں حاصل ہیں ہم پر از روئے مذہب گورنمنٹ کی اطاعت ضروری ہے ہم انگریزوں کے پسینہ کی جگہ خون بہانے کے لئے تیار ہیں۔ زبانی نہیں بلکہ جب وقت آئے گا تو اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیں گے" (زمیندار یکم نومبر ۱۹۱۱ء)

پھر یہاں تک تحریر کرتے ہیں:۔

"مسلمان ایسی جگہ ایک لمحہ کیلئے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے۔ اس مذہبی آزادی اور امن و امان کی موجودگی میں بھی اگر کوئی مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں ہے"۔

(زمیندار ۱۱ نومبر ۱۹۱۱ء)

یہ تو عام مسلمانوں کی اطاعت کا سوال تھا اب انبیاء علیہم السلام کے متعلق سنئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اہلحدیث لکھتے ہیں۔

"ہم قرآن میں یہ پاتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کافر بادشاہ کے ماتحت انتظام سلطنت کرتے تھے۔ کسی ایک نبی کا فعل بھی ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے"

(اہلحدیث ۱۶ نومبر ۱۹۴۵ء)

پھر رقمطراز ہیں کہ:۔

"حضرت یوسف علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح علیہ السلام تک کئی رسول اور نبی ایسے ہوئے ہیں جو اپنے زمانہ کی حکومتوں کے ماتحت رہے" (اہلحدیث ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

اسی طرح۔ سنا رصدق مؤرخہ ۱۶ محرام الحرام میں لکھا ہے کہ:۔

"ہر نبی اور رسول کسی نہ کسی مدت کیلئے کفر کے سیاسی اقتدار کو لازماً تسلیم کرتا ہے اور وہیں اپنے تبلیغ کے کام کو شروع کرتا ہے اور اس دوران میں ظاہر ہے کہ کافرانہ نظام حکومت کے سیاسی اقتدار کو بطور ایک شہری کے تسلیم کرتا ہے اور بعض صورتوں میں اس کا قرآنہ حکومت کے سیاسی اقتدار کو چیلنج کرنے سے پیشتر اس دنیا سے اٹھ جاتا ہے"

(منقول از اخبار کوثر لاہور ۷ فروری ۱۹۴۶ء)

اب رہ جاتا ہے مسئلہ جہاد کا سوال سو اس کے متعلق گذارش ہے کہ جہاد اپنی شرائط کے ساتھ مشروط ہے۔ قرآن مجید کی کوئی نص صریح ایسی موجود نہیں کہ بلاوجہ کسی نبی رسول یا الٰہی جماعت نے کسی حکومت سے جہاد کیا ہو اور یہ تو قطعاً ثابت نہیں کہ کسی حکومت سے جو دینی امور میں رخنہ اندازی نہ کرتی ہو اور اہل حق پر ظلم و تعدی کے ساتھ پیش نہ آتی ہو۔ اہل اللہ نے جہاد کیا۔ جہاد بالسیف تبھی مسلمانوں پر فرض ہوا جب اغیار اسلام کی طرف سے جبر و اکراہ حد اعتدال سے بڑھ گیا سو اس زمانہ میں ہر شخص جانتا ہے کہ حکومت انگلشیہ نے اسلامی احکامات اور رسوم میں قطعاً دخل اندازی نہیں کی بلکہ ہر قوم کو مذہبی آزادی حاصل رہی ہے۔ اس صورت میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا انگریزوں کے ساتھ جہاد نہ کرنا عین اسلامی تعلیم کے مطابق تھا نہ کہ انگریزی حکومت سے مرعوب ہونے کے نتیجہ میں۔ جیسا کہ آجکل احراری لیڈر عوام کو غلط فہمی میں ڈال کر دھوکہ دہی سے کام لے رہے ہیں۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"بعض نادان مجھ پر اعتراض کرتے ہیں۔ جیسا کہ صاحب المنار نے بھی کیا ہے کہ یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے اس لئے جہاد کی ممانعت کرتا ہے۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ سے خوشامد کرنا چاہتا تو میں بار بار کیوں کہتا کہ عیسیٰ بن مریم صلیب سے نجات پا کر طبعی موت سے بمقام سرینگر کشمیر میں مر گیا اور نہ وہ خدا تھا اور نہ خدا کا بیٹا۔ کیا انگریز مذہبی جوش والے میرے ایسے فقرہ سے مجھ سے بیزار نہیں ہونگے پس سنو! اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے۔ قرآن کریم کے رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی"۔

(کشتی نوح صفحہ ۶۸ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس اسلامی مسلک کو اختیار کیا ہے وہی بزرگان سلف کا مسلک تھا۔ چنانچہ حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"جب آپ سکھوں پر جہاد کرنے کو تشریف لے جاتے تھے کسی شخص نے پوچھا آپ اتنی دور سکھوں پر جہاد کرنے کیوں جاتے ہیں۔ انگریز جو اس ملک پر حاکم ہیں اور دین اسلام سے منکر ہیں گھر کے گھر میں ان سے جہاد کر کے ملک ہندوستان لے لیں۔ یہاں لاکھوں آدمی آپ کے شریک اور مددگار ہو جائیں گے۔

جواب دیا کہ:۔ کسی کا ملک چھین کر ہم بادشاہت کرنا نہیں چاہتے۔ نہ انگریزوں کا نہ سکھوں کا ملک لینا ہمارا مقصود ہے۔ بلکہ سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارے برادران اسلام پر ظلم کرتے ہیں اور اذان وغیرہ فرائض مذہبی ادا کرنے میں مزاحم ہوتے ہیں۔ اگر سکھ اب یا ہمارے غلبہ کے بعد ان حرکات سے باز آ جائیں گے تو ہم کو ان سے لڑنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ اور سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم و تعدی نہیں کرتی اور نہ ان کو فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول طرفین کا خون بلا سبب گرادیں"

(سوانح احمدی بحوالہ روشن مستقبل صفحہ ۱۰۱ منقول از مسلمانان ہند کی حیات سیاسی صفحہ ۱۱۱-۱۱۳)

اس واضح حقیقت کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی احراری لیڈر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر معترض ہو تو سوائے اس کے کہ وہ حق و صداقت کا خواہ مخواہ خون کرنا چاہتا ہے اور کیا ہے۔

ہم باانصاف ناظرین کی خدمت میں عرض کریں گے کہ وہ احراری لیکچراروں کے پراپیگنڈا سے یونہی متأثر نہ ہوں۔ بلکہ یہ دیکھیں کہ ان لوگوں کے اعتراضات سے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام تو ایک طرف خود ان کے مسلمہ آئمہ رحمہم اللہ علیہم پر بھی حرف آتا ہے اور اس طرح ان کی اسلام دوستی کی حقیقت آشکار ہو جاتی ہے۔ کوئی ہے جو سمجھے۔

بالآخر ہم احراری دوستوں کی خدمت میں بھی عرض کریں گے کہ وہ خوف خدا سے کام لیتے ہوئے بتائیں کہ یہ ذمہ دار ہستیاں جن کے حوالے ہم نے اوپر درج کئے ہیں تمہارے نزدیک کس فتویٰ کی مستحق ہیں۔ اور کیا ان کے خلاف بھی تم اپنے اسٹیج پر زبان درازی کرنے کیلئے تیار ہو گے جبکہ تم انہی امور کی وجہ سے جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی علیہ السلام پر طعنہ زن ہو رہے ہو۔

اگر تمہاری طرف سے بجز سکوت کے کوئی جواب نہ ملا تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ ہمارے مطالبہ کا احراری لیڈروں کے پاس قطعاً کوئی جواب نہیں۔ یا پھر ہمیں یہ قیاس کرنا پڑے گا کہ کسی مصلحت کی بناء پر تم لوگ خاموشی کا روزہ رکھنے پر مجبور ہو۔

دعائے مغفرت

میری لڑکی عزیزہ فاطمہ بی بی بعمر پونے دو سال مؤرخہ ۱۱-۱۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء کی درمیانی شب کو کچھ روز بیمار رہ کر وفات پاگئی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم نعم البدل عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے

خاکسار مستری غلام محمد نبی سرپوڈ ضلع تھرپارکر سندھ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے:۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۵۵ :۔ منکہ احمد دین ولد گل محمد صاحب قوم کنجاہی پیشہ تجارت عمر ۵۱ سال ساکن خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اسوقت ماہوار آمد بذریعہ تجارت مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ اور میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ العبد:۔ احمد الدین سلور سٹور اینڈ جنرل مرچنٹس اکبر بازار خانیوال ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ حکیم محمود احمد بقلم خود خانیوال ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر بیت المال:۔

وصیت نمبر ۱۲۵۹ :۔ منکہ عزیز احمد خان ولد حکیم محمد شجاعت خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال ساکن خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت ماہوار آمد ۱۲۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں اور میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ عزیز احمد خان سٹلمنٹ نائب تحصیلدار خانیوال ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ حکیم انور حسین پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ خانیوال ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا:۔

وصیت نمبر ۱۲۶۱ :۔ منکہ منور احمد ولد محمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال ساکن خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار آمد تقریباً ۶۰ روپے ہے جو کہ تجارت کے ذریعہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں اور میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد:۔ منور احمد بقلم خود خانیوال۔ گواہ شد:۔ احمد دین سیکرٹری مال خانیوال۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۶۲ :۔ ممتاز بیگم زوجہ منور احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۵ سال ساکن خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ۲۰۰ روپے۔ ایک طلائی انگوٹھی ایک تولہ ایک ماشہ قیمت ۱۱۰ روپے۔ ایک جوڑی طلائی کانٹے چھ ماشہ قیمتی ۴۰ روپے۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی چھ ماشہ قیمتی ۴۰ روپے۔ چوڑیاں نقرئی دس تولہ قیمتی ۱۵ روپے کل میزان ۴۰۵ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ اور میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ ممتاز بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ منور احمد بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۶۵ :۔ منکہ میاں عبد الحمید ولد حافظ سلطان محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال ساکن چک ۲۰۴ ر۔ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں مبلغ ۸۰ روپے ماہوار مع مہنگائی الاؤنس لیتا ہوں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ میری دو گھماؤں زمین بارانی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد:۔ عبد الحمید بقلم خود چک ۲۰۴ ر۔ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ سید محمد لطیف چیف انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ شیخ عبد الرشید بقلم خود سکنہ مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا حال لائلپور۔

وصیت نمبر ۱۲۷۴ :۔ منکہ سیدہ عظیم النساء زوجہ نذیر احمد صاحب عمر ۱۸ سال ساکن سکندر آباد دکن ضلع حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ گلے کا پٹہ ایک طلائی۔ ارجیا چین ایک طلائی ارجیا گلو ایک طلائی۔ ارجیا ٹوپ ایک طلائی چوڑیاں چار عدد طلائی۔ داکشی ایک طلائی کندنی۔ گھڑی مع چین کندنی طلائی ایک۔ ایرن کان کے طلائی ایک جوڑی۔ چوڑیاں ہاتھ کی طلائی چار عدد۔ انگشتری طلائی کندنی چار عدد۔ کل ۲۶ تولہ جملہ تقریباً ۲۶۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ اور ایک ہزار روپیہ نقد عثمانیہ۔ اور میرا مہر ایک ہزار روپیہ سکہ انگریزی ہے ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ مجھے جیب خرچ میرے شوہر اور خسر سے ماہانہ ۵۰ روپے سکہ عثمانیہ ملتے ہیں۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اور بوقت وفات میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامتہ:۔ عظیم النساء:۔ گواہ شد:۔ غلام قادر مشرق سیکرٹری وصایا گواہ شد:۔ نذیر احمد شوہر موصیہ ممتاز اگربتی ورکس سکندر آباد دکن

وصیت نمبر ۱۲۷۵ :۔ منکہ نذیر احمد ولد غلام قادر صاحب مشرق قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال ساکن سکندر آباد دکن ضلع حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ بصورت کمر مایہ تقریباً ۵۰۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمدنی ۳۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد:۔ نذیر احمد۔ گواہ شد:۔ غلام قادر مشرق سیکرٹری وصایا ممتاز اگربتی ورکس سکندر آباد دکن۔ گواہ شد:۔ احمد شریف احمدی۔

وصیت نمبر ۱۲۷۶ :۔ منکہ شیخ بشیر احمد ولد غلام قادر صاحب مشرق پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال ساکن سکندر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ بصورت تجارت سرمایہ تقریباً ۲۰۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمدنی قریباً ۱۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی انشاء اللہ برابر ادا کرتا رہوں گا اور بوقت وفات اگر میری کوئی جائداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد:۔ شیخ بشیر احمد مسلم اگربتی ورکس سکندر آباد دکن۔ گواہ شد:۔ شیخ نذیر احمد گواہ شد غلام قادر مشرق سیکرٹری وصایا سکندر آباد دکن۔

وصیت نمبر ۱۲۷۷ :۔ منکہ سیدہ زیب النساء زوجہ بشیر احمد صاحب پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال ساکن سکندر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد منقولہ گلسر ایک عدد طلائی۔ موتی مالا ایک طلائی چھڑا ایک طلائی۔ ایرن تین جوڑی طلائی۔ انگشتری ۳ عدد طلائی توڑے نقرئی ایک جوڑی۔ پازیب نقرئی ایک جوڑی متفرق سامان نقرئی۔ جملہ قیمتی ۱۷۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ اور میرا مہر ۵۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ مجھے اپنے شوہر اور خسر وغیرہ سے ماہانہ ۲۰ روپے جیب خرچ ملتے ہیں۔ ان کا دسواں حصہ بھی انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کرتی رہوں گی۔ اور بوقت وفات میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامتہ زیب النساء۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ غلام قادر مشرق سیکرٹری وصایا سکندر آباد دکن۔

وصیت نمبر ۱۲۷۸ :۔ منکہ عبد الرزاق ولد شیخ عبد اللہ صاحب پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال ساکن سکندر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔ تجارت پیشہ ہے۔ دوسروں سے مال لیکر پھیری کر لیا کرتا ہوں۔ جس میں قریباً سو روپیہ سکہ عثمانیہ ماہوار آمد ہو جایا کرتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور وہ برابر ادا کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی العبد:۔ عبد الرزاق احمدی۔ گواہ شد:۔ غلام احمد مشرق سیکرٹری وصایا سکندر آباد دکن۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد ممتاز اگربتی فیکٹری سکندر آباد دکن۔

وصیت نمبر ۱۲۸۴ :۔ منکہ سلیم النساء بیگم زوجہ شیخ عبد الرزاق صاحب عمر ۳۰ سال ساکن سکندر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد ایک سنگر مشین قیمتی ۳۳۰ روپے سکہ عثمانیہ اور اس کے علاوہ ۶۰ روپے نقد میرے پاس ہیں۔ اور ۵۰۰ روپیہ میرا مہر ہے۔ ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مجھے اپنے بھائی صاحب و والد صاحب اور شوہر سے مبلغ ۲۰ روپے جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کرتی رہوں گی۔ اور بوقت وفات میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامتہ:۔ سلیم النساء بیگم احمدی۔ گواہ شد:۔ غلام قادر مشرق سیکرٹری وصایا ممتاز اگربتی ورکس سکندر آباد دکن۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد ممتاز اگربتی ورکس سکندر آباد دکن

وصیت نمبر ۱۲۸۵ :۔ منکہ رشیدہ بیگم بنت حکیم عبد الرحمن صاحب قوم درانی عمر ۱۸ سال ساکن آنبہ ڈاکخانہ ہوبیکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد کانٹے سونا ۱۰ ماشہ قیمتی ۹۰ روپے۔ کلپ وزنی ۸ ماشہ قیمتی ۷۲ روپے۔ نفیسیاں طلائی ۲½ تولہ قیمتی ۲۲۰ روپے دو انگوٹھی طلائی ۴ ماشہ قیمتی ۳۶ روپیہ۔ پٹڑیاں نقرئی وزنی ۳۰ تولہ قیمتی ۳۵ روپے اور مہر مبلغ ۵۰۰ روپے ہے میزان کل ۱۰۰۳ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ اور میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان در ربوہ ہو گی۔ الامتہ:۔ رشیدہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ حکیم عبد الرحمن مبلغ احمدی آنبہ ڈاکخانہ ہوبیکے ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری محمد دین موصی آنبہ۔

وصیت نمبر ۱۲۸۶ :۔ منکہ چوہدری غلام رسول ولد چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم قوم راجپوت کھوکھر عمر ۵۰ سال ساکن چک ۳/۶ ع ڈاکخانہ دنیا پور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری غیر منقولہ پانچ بیگہ اراضی موضع شکار ضلع گورداسپور ہندوستان میں تھی۔ منقولہ جائداد اس وقت ایک جوڑی بیل قیمتی ۲۸۰ روپے ایک عدد گائے قیمتی ۲۰۰ روپیہ۔ ایک بچھڑا قیمتی ۴۰ روپیہ اس کے کل ۵۲۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ زمینداره ششماہی آمد پر ہے۔ میں ششماہی اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر حسب بالا جائداد کے علاوہ اور کوئی جائداد پیدا کروں اور جو جائداد میری بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا۔ چوہدری غلام رسول چک ۳/۶ ع ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ شیر محمد بقلم خود برادر حقیقی موصی۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۴۹ :۔ منکہ سردار بی بی زوجہ چوہدری غلام رسول صاحب قوم راجپوت عمر ۴۵ سال ساکن چک ۳/۶ ع ڈاکخانہ دنیا پور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ۴۰۰ جو کہ زیور کی شکل میں وصول ہو گیا ہے۔ کل زیور نقرئی ۱۲۰ تولہ قیمت ۱۸۰ روپیہ۔ زیور طلائی وزنی ۲½ تولہ قیمتی ۲۵۰ روپے یعنی ۴۳۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں اور نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامتہ:۔ نشان انگوٹھا سردار بی بی۔ گواہ شد:۔ چوہدری غلام رسول خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۵۰ :۔ منکہ عبد السلام واقف زندگی ولد چوہدری محمد عثمان خان صاحب۔ قوم راجپوت عمر ۲۲ سال ساکن چک ۵۸ ج۔ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت موجودہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میرا ماہوار گذارہ میری ماہوار آمد مبلغ ۵۰ روپے پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ العبد:۔ عبد السلام واقف زندگی ۵۰۸ فیلڈ فرقان بٹالین معرفت ایس ایس او جہلم:۔ گواہ شد:۔ محمد عیسیٰ کارکن دفتر وصیت گواہ شد:۔ نور محمد کارکن دفتر وصیت

وصیت نمبر ۱۲۵۸ :۔ منکہ بشیر احمد ولد چوہدری جان محمد صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال ساکن چک ۵۷ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کل موجودہ جائداد چھ گھماؤں اراضی نہری ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ اس کے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ ۹۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ہو گی۔ العبد:۔ بشیر احمد احمدی سٹیشن ماسٹر مومن ضلع شیخوپورہ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم شاہ مدرس مومن ضلع شیخوپورہ گواہ شد:۔ محمد حسین درویش کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۲۵۹ :۔ منکہ نذیر بیگم زوجہ لطیف احمد صاحب قوم بھٹی عمر ۲۴ سال ساکن رہانہ ساہو ڈاکخانہ جودھ پور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ۔ کنٹھا لہ چھ تولے سونا قیمتی ۶۰۰ روپیہ بالیاں ایک تولہ سونا قیمتی ۱۰۰ روپیہ پہنچیاں چالیس تولہ چاندی قیمتی ۵۰ روپیہ چوڑیاں چھ عدد تیس تولہ چاندی قیمتی ۳۶ روپے۔ کل میزان ۱۲۸۶ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ اور میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ نذیر بیگم بقلم خود

گواہ شد:۔ لطیف احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

وصیت نمبر ۱۲۵۱۱ منکہ عائشہ بی بی زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمرہ ۳۰ سال ساکن وہانہ ساہو ڈاکخانہ جودھپور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۴۹ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر ۱۰۰/- روپیہ۔ بالیاں ایک تولہ قیمتی ۱۰۰/- روپیہ ہار تین تولہ قیمتی ۳۰۰/- روپیہ۔ جھمکے دو کنڈے قیمتی ۲۲۰/- روپیہ۔ چیپاں بیس تولہ قیمتی ۳۶۰/- روپیہ کل میزان ۸۰/۲۷۰ روپے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں اور میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد: نشان انگوٹھا۔ عائشہ بی بی موصیہ

گواہ شد: لطیف احمد بھٹی بھتیجہ موصیہ مذکورہ

گواہ شد: سید ولایت حسین شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۵۱۳ منکہ مرتضائی بیگم بیوہ شیخ فیاض الدین صاحب عمرہ ۴۰ سال ساکن پانی پت حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد اس وقت صرف دو عدد طلائی بالیاں ہیں۔ جن کی قیمت اندازاً ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز اگر میں کوئی اور جائداد اس کے بعد اپنی زندگی میں حاصل کروں یا مجھے ملے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ مرتضائی بیگم۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل پانی پتی

گواہ شد: محمد احمد پانی پتی

وصیت نمبر ۱۲۵۱۸ منکہ مرزا محمد صادق بیگ ولد مرزا دلدیت بیگ صاحب عمر ۲۵ سال ساکن فتومنڈ ڈاکخانہ گجرانوالہ ضلع گجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ مبلغ ۵۰/- روپے پر ہے جو فرقان فورس سے ملتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد مرزا محمد صادق بیگ نمبر ۶۱۸ فرقان فورس سرائے عالمگیر

گواہ شد: محمد اسحٰق لائلپوری۔ گواہ شد: خاکسار حشمت اللہ ڈاکٹر

وصیت نمبر ۱۲۵۱۰ منکہ جیوال بی بی بیوہ چوہدری محمد دین صاحب مرحوم قوم ہنجرا عمر ۸۰ سال ساکن وہانہ ساہو۔ ڈاکخانہ جودھپور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۴۹ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں اور میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی

الامۃ: نشان انگوٹھا مائی جیوال

گواہ شد: نشان انگوٹھا محمد رمضان چوہدری پسر حقیقی موصیہ۔ گواہ شد لطیف احمد بھٹی بقلم خود

نوٹس

عوام کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ مندرجہ ذیل ریل کاروں کے اوقات میں حسب ذیل تبدیلیاں کی جائیں گی۔

۲۰ جنوری کو جمعہ کے روز سے S اپ اور T ڈاؤن ریل کاریں تاندلیانوالہ اور شور کوٹ چھاؤنی کے درمیان چلنی بند ہو جائینگی۔ S اپ لاہور سے تاندلیانوالہ تک حسب ذیل اوقات پر چلا کرے گی۔

روانگی — لاہور — ۵ — ۱۱

آمد — تاندلیانوالہ — ۵۸ — ۱۴

۱۔ T ڈاؤن ریل کار تاندلیانوالہ سے لاہور تک اپنے سابقہ اوقات پر ہی چلا کرے گی

۲۔ اسی تاریخ سے R اپ لاہور اور قصور کے درمیان رات کو بجائے قصور سے صبح کے وقت حسب ذیل اوقات کے مطابق چلا کرے گی۔

روانگی قصور — ۴۵ — ۷

آمد — لاہور — ۱۵ — ۹

درمیانی اسٹیشنوں کے اوقات دریافت کرنے کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹر کی طرف رجوع کرنا چاہیئے!

پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور

ماہ فروری ۱۹۵۰ء میں مندرجہ ذیل مختصر کورس شروع ہوں گے۔

۱۔ پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ رکھنے کا دس روزہ کورس صرف مردوں کے لئے ۹ فروری ۱۹۵۰ء سے شروع ہو گا۔ داخلہ کے لئے قابلیت پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک یا اس کے برابر کا کوئی امتحان پاس ہونا لازمی ہے۔ تمام کورس کے لئے مغربی پنجاب کے طلباء کو پانچ روپے دوسروں کو پندرہ روپے فیس ادا کرنی ہو گی۔ اور ہر طلباء کو پانچ روپے زر ضمانت جو کہ کورس کے اختتام پر واپس کر دی جائے گی جمع کرانی ہو گی۔ درخواستیں جن میں قابلیت درج ہو پرنسپل صاحب کو ۳۰ جنوری ۱۹۵۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۲۔ پھلوں کی کاشتکاری کی تربیت کا دو ہفتے کا مختصر کورس صرف ان آدمیوں کے لئے جو پھلوں کی کاشت کرتے ہیں۔ ۲۰ فروری ۱۹۵۰ء سے شروع ہو گا تمام کورس کے لئے مغربی پنجابی طلباء سے پانچ روپے اور دوسروں سے دس روپے فیس لی جائے گی اور ہر طلباء کو مغربی پانچ روپے زر ضمانت جو کہ کورس کے اختتام پر واپس کر دی جائے گی داخل کرانی ہو گی۔ درخواستیں پرنسپل صاحب کو ۱۵ فروری ۱۹۵۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

نوٹ: طلباء کو ہر دو کورسوں میں رہائش اور طعام کا انتظام خود کرنا ہو گا۔

(پرنسپل)

لندن کے انڈونیشی نمائندے کو ناظم الامور مقرر کر دیا گیا

لندن ۲۰ جنوری۔ لندن میں انڈونیشی حکومت کے نمائندے کو ناظم الامور مقرر کر دیا گیا ہے اور توقع ہے کہ وہ اس ہفتہ کے آخر میں اپنی سندات نامزدگی پیش کر دیں گے۔

اگلے ہفتے وہ صلاح ومشورے کے لئے جاکرتا روانہ ہو جائیں گے۔ گفتگو کا تعلق جنوب مشرقی ایشیا میں انڈونیشیا کی پالیسی سے ہوگا۔ وہ لندن میں سفارت خانے کے لئے جو عنقریب قائم کر دیا جائے گا۔ مزید عملہ طلب کریں گے۔ ڈاکٹر سوبندریو نے کل وزیر ریاست ہکٹر میک نیل سے ملاقات کی۔ آپ ستمبر ۱۹۴۷ء میں لندن میں انڈونیشی دفتر کے قیام کے بعد اس کے انچارج ہیں۔ اسٹار سے خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کے دفتر اور ہندوستان اور پاکستان کے دفتروں کے درمیان گہرا اشتراک قائم رہا ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ اشتراک مستقبل میں اور زیادہ گہرا ہو جائے گا۔ آئندہ ہفتے جاکرتا روانہ ہونے سے پہلے وہ پاکستان اور ہندوستان کے ہائی کمشنروں سے ملاقات کریں گے۔ انہوں نے کہا یہ "میرے پرانے دوست ہیں" توقع ہے کہ ڈاکٹر سوبندریو سنگاپور میں مسٹر میکڈانلڈ سے بھی ملاقات کریں گے۔

انڈونیشی دفتر کو سفارت خانے میں بدلنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ برطانیہ اور انڈونیشیا کے درمیان تعلقات مستقبل میں ثقافتی تبادلوں کا ایک موقع بہم پہنچائیں گے۔ اور ڈاکٹر سوبندریو کو توقع ہے کہ زیادہ زیادہ انڈونیشی طالب علم برطانیہ آئیں گے۔ (اسٹار)

بہاولپور مسلم لیگ کی تنظیمی کمیٹی

بغداد الجدید ۲۰ جنوری۔ بہاولپور مسلم لیگ کی تنظیمی کمیٹی کے کنوینر خان محمد دولت نے ۲۵ جنوری کو کمیٹی کا ایک خاص اجلاس طلب کیا ہے۔

توقع ہے کہ اس اجلاس میں مسلم لیگ کی مختلف ذیلی کمیٹیوں سے کانگرس دوست افراد کو نکالنے یا نہ نکالنے کے مسئلہ پر کوئی فیصلہ کیا جائے۔ (اسٹار)

قبائلی تنازعہ میں چالیس ۴۰ افراد ہلاک ہو گئے

دمشق ۲۰ جنوری شام میں فلسطینی اور الحدیدین کے درمیان ایک لڑائی میں چالیس آدمی ہلاک ہو گئے۔ ان دونوں قبائل کے درمیان تنازعہ اس علاقے میں چند زمینوں کی ملکیت کے بارے میں پیدا ہو گیا تھا۔

ریگستانی دستوں کی ایک جمعیت فوراً موقع واردات پر بھیجی گئی اور سرغنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ مجروحین کو ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ (اسٹار)

بی بی سی کے افسر کراچی میں

کراچی ۲۰ جنوری۔ ہندو پاکستان کے برصغیر کا ہفتہ تک تحقیقاتی دورہ کرنے کے بعد بی بی سی شرقی سروس کے رئیس یہاں پہنچے ہیں۔ بی بی سی کے پروگرام کا برصغیر میں جس طرح خیر مقدم کیا جاتا ہے مسٹر باربوسا نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اور جس گرم جوشی سے پاکستانی پروگرام سنا جاتا ہے اس پر انہوں نے خصوصی مسرت کا اظہار کیا۔ براڈ کاسٹنگ ہاؤس میں اردو پروگرام کا اسٹاف بالکل پاکستانی ہے جو روزانہ شام کو پاکستان کے لئے پروگرام نشر کرتے ہیں۔ (اسٹار)

شام میں اشتراکیوں کی سرگرمیاں

دمشق ۲۰ جنوری۔ شام اور ترکی کی سرحد پر دونوں ملکوں کے افسران تحفظ کی جو میٹنگ حال ہی میں ہوئی تھی۔ اس میں ترکی سرحد پر کرد پہاڑوں میں اشتراکیوں کی سرگرمیوں کے بچھر سے شروع ہو جانے کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔

اس تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے دونوں ملکوں کے حکام نے اشتراک کرنے کا فیصلہ کیا ہے (اسٹار)

شام عراقی یونین

دمشق ۲۰ جنوری۔ اخبار "برامی" نے ایک کتابچہ شائع کیا ہے اور اپنے پڑھنے والوں میں تقسیم کیا ہے۔ اس کتابچہ میں مجوزہ شامی عراقی یونین پر بہت سے قوم پرستوں کے نظریات بتائے گئے ہیں۔

اس کتابچہ میں بتایا گیا ہے کہ کون لوگ اس یونین کے حق میں ہیں اور کیوں اسکو مسترد کر دینا چاہتے (اسٹار)

انڈونیشیا اور شام کے درمیان تبادلے

دمشق ۲۰ جنوری۔ شامی علماء پر انڈونیشی علماء کے ریڈیو نے زور دیا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان ثقافتی وفود کے تبادلے کے لئے قدم اٹھائے جائیں

خیال کیا جاتا ہے کہ اس مشورے کا خاص مقصد عربی زبان کے فروغ کو مدد دینا ہے جو مذہب اسلام میں ایک اہم عنصر ہے۔

انڈونیشی علماء کی تحریک انڈونیشی حکومت کی مسلم ممالک سے گہرے تعلقات پیدا کرنے کی پالیسی کے مطابق ہے۔ خطوط میں بتایا گیا ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیمات کو سمجھنے میں بھی ان وفود کے تبادلے سے مدد ملے گی۔ (اسٹار)

لبنان اور شام کے درمیان معاشی گفتگو

دمشق ۲۰ جنوری۔ اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ لبنانی وزیر خارجہ نے شامی وزیر اعظم خالد العظم کی رائے کو مان لیا ہے۔ اور عنقریب دونوں ملکوں کے درمیان تصفیہ طلب مالی اور معاشی سوالات پر گفتگو کرنے کے شطورا میں ایک اجلاس ہوگا۔ شامی مجلس وزراء نے بڑی بڑی معاشی سکیموں کا مطالعہ کرنے اور ان پر رپورٹ دینے کے لئے ایک وزارتی کمیٹی کے قیام کو منظور کر لیا ہے۔ میزا کے مستقر پر سدھار کے کاموں کے لئے ۱۵ لاکھ لیرا کی رقم منظور کی گئی ہے۔ (اسٹار)

عراقی درآمد

بغداد ۲۰ جنوری۔ عراق نے گزشتہ دو سال میں چار کروڑ دینار کا مال درآمد کیا۔ کل برآمد کی مالیت اسی ۸۰ لاکھ کے قریب ہے۔ عراقی وزیر خزانہ کے کہنے کے مطابق عراق کے تجارتی ریکارڈ میں اتنا فرق کبھی نہیں ہوا۔ (اسٹار)

بہاولپور کے وزیر تعلیم کو بدلنے کا مطالبہ

بغداد الجدید ۲۰ جنوری۔ ریاست بہاولپور کے موجودہ وزیر تعلیم سید حسن محمود کی جگہ مخدوم روشن چراغ کو وزیر تعلیم بنانے کے مطالبہ کا ایک میمورنڈم تیار کیا گیا ہے۔ جس پر ابھی تک ریاست بہاولپور کی مجلس کے ۱۲ ممبروں نے دستخط کئے ہیں۔ ان میں وزیر زراعت بھی شامل ہیں۔ باقی دستخط کرنے والے دس افراد حسب ذیل ہیں۔ سابق وزیر تعلیم جی ایم سید مخدوم محمد موسےٰ شاہ۔ ایس غلام حیدر دابر۔ مسٹر محمد چراغ۔ شیخ بشیر احمد۔ شیخ سلطان احمد۔ میاں قاسم۔ مسٹر فرید للیکا۔ محمد بخش لاکوارا اور چوہدری محمد خان (اسٹار)

فرینکو روس کی طرف بھی ہاتھ بڑھا رہا ہے

لنڈن ۲۰ جنوری۔ ہسپانیہ کی اقتصادی حالت اس قدر خراب ہے کہ اگر امریکہ سے قرضہ حاصل کرنے کی گفت وشنید ناکام ہو گئیں۔ تو جنرل فرینکو مدد کے لئے روس کی طرف ہاتھ بڑھائے گا۔ اخبار فنانشل ٹائمز کے نامہ نگار مقیم نیویارک نے ۱/۲ ۲ کروڑ ڈالر کا ہسپانیہ کو قرضہ دینے کی گفت وشنید مکمل نہ ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے تجویز کیا ہے کہ غیر مصدقہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جنرل مذکور نے اپنے ایجنٹ کریملن کے نمائندوں سے گفت وشنید کرنے کے لئے قاہرہ بھیج دیئے ہیں۔ یہاں (نیویارک) میں جو مذاکرات ہو رہے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سونا نیویارک کی بجائے لنڈن میں جمع کئے جانے کا خیال ہے۔ جنرل فرینکو کی زیر صدارت میڈرڈ میں منگل کے روز ایک جلسہ ہوا۔ جس میں قرضہ نہ ملنے کی صورت میں مالی صورت حال پر غور وخوض کیا گیا

مصر کے لئے جدید ترین طبی ادارہ کا قیام

لنڈن ۲۰ جنوری۔ آئندہ دو سال کے اندر مصر میں ایک جدید ترین طبی ادارہ قائم ہو جائے گا۔ اس کا انکشاف اسکندریہ کے فواد الاول ہسپتال کے چیف سرجن اور ڈاکٹر احمد النقیب پاشا نے اسٹار سے کیا۔ نقیب پاشا برطانیہ میں سامان کے لئے آرڈر دے رہے ہیں۔ اور برطانیہ کے جدید ترین ہسپتالوں کا معائنہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس ادارے میں جو فواد ہسپتال کے قریب ہوگا دنیا میں پہلا مکمل ایئر کنڈیشنڈ وارڈ روم ہوگا۔ جو عمل جراحی کے کمرے سے ملحق ہوگا۔ مسٹر احمد جنہوں نے بتایا کہ اس سکیم کی پشت پر جو جذبہ کار فرما ہے وہ شاہ فاروق ہیں بعد میں جرمنی جائیں گے۔ جہاں سے وہ طبی سامان خریدنے کے امکانات کی تحقیقات کریں گے۔ اس ہسپتال میں روزانہ چار ہزار مریضوں کی دیکھ بھال کی جا سکے گی۔ اور اس کا ابتدائی تعلق عمل جراحی کے دشوار معاملات سے ہوگا۔ یہ مصری لڑکیوں اور نرسوں کو بھی تربیت دے گا (اسٹار)

ترکی پہلوان پاکستان میں

مسٹر یاشر دوعو ترکی کے ایک ممتاز پہلوان چند ترک طلباء کے ہمراہ پاکستان آ رہے ہیں موصوف پاکستان میں فن پہلوانی کے چند مظاہرے کریں گے۔ مسٹر یاشر دوعو ۱۹۱۳ء میں اناطولیہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے تھے۔ اور آج کل انقرہ میں سرکاری کارخانوں کے چیف ویلڈر ہیں اور وہ کئی مقابلوں میں کامیاب رہے ہیں ۱۹۳۷ء میں ۶۶ کلوگرام کے آزاد طرز کے پہلوان کی حیثیت سے بلقان کے چیمپئن ہوئے۔ اور بعد میں اسی سال اسٹاک ہوم میں یورپ کے چیمپئن ہوئے ۱۹۴۶ء میں یونانی ورومی طرز پر ایک کشتی لڑی اور ۷۳ کلوگرام کے پہلوان کی حیثیت سے دنیا کے چیمپئن بنے۔ ۱۹۴۸ء میں ۷۹ کلوگرام کے پہلوان کی حیثیت سے آزاد طرز میں تمام دنیا کے چیمپئن بنے۔ ۱۹۴۹ء میں موصوف نے یورپ کا دورہ کیا۔ اور ۷۹ کلوگرام کے معیار پر آزاد نیز یونانی رومی دونوں طرزوں پر کشتیوں میں حصہ لیا ۔۔۔ ان سب میں کامیاب رہے۔ مسٹر یاشر دوعو چار طرز سے کشتی لڑ سکتے ہیں۔ یعنی آزاد۔ یونانی ورومی۔ تل اور قراقوجکا (شہر کی طرز)